حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیلؒ

مولانا محمد مطیع اللہ نازشؔ

تعارف: مولانا محمد مطیع اللہ نازشؔ ۲۵/نومبر ۱۹۵۸ کو دیوان بازار (کٹک) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام محمد آزاد خاں (مرحوم) تھا۔ مولانا نازش نے فاضل اردو، فاضل حدیث، اور بی اے کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ آپ نے ۱۷/اگست ۱۹۸۱ء کو ایس سی ودیا پیٹھ (نان پور) سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔ ان دنوں آپ راونشا کالجیٹ اسکول (کٹک) میں ہیڈ مولوی کے عہدے پر فائز ہیں۔ مولانا مطیع اللہ نازش ایک اچھے نثر نگار، شاعر اور مقرر بھی ہیں۔ آپ نے ۱۹۸۴ء سے لکھنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ مختلف موضوعات پر ان کی گرفت مضبوط ہوتی گئی۔ آپ کے مضامین کا پہلا مجموعہ ''عکس بصیرت'' ۲۰۰۷ء میں طبع ہو کر منظر عام پر آیا۔ حج بیت اللہ پر آپ کی ایک اور کتاب ''ہدایات حج'' شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے۔ مولانا ماہنامہ ''نوائے مکرم'' کے مدیر، آل اڈیشا اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن کے بانی جنرل سکریٹری، اڈیشا اردو اکادمی کے بانی ممبر اڈیشا اسٹیٹ بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن کے رکن اور اسٹیٹ حج کمیٹی کے رکن رہ چکے ہیں۔ ''ترجمان مجلس العلماء اڈیشا'' کی مجلس ادارت کے رکن۔ نیز مدرسہ مکرم العلوم کے ناظم بھی ہیں، مولانا نازشؔ کی نگارشات اردو کے نثری ادب میں بیش بہا اضافے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ہندوستان بھر میں ان گنت عظیم ہستیاں وجود میں آئی ہیں ۔جنہوں نے بے مثال ملّی ، دینی اور فلاحی خدمات انجام دیں ہیں ۔قومی یکجہتی ، انسانیت ، حب الوطنی ، بھائی چارگی کا درس دیا ہے ۔ان ہی باتوں کی وجہ سے انہیں ملک بھر میں آج بھی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ان میں سے حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحبؒ کی ذات گرامی بھی ہے ۔آپ نے اڈیشا کے چپے چپے ہی میں نہیں بلکہ ہندوستان اور بیرونی ممالک میں اصلاحِ معاشرہ ، دعوتِ اسلامی ، انسانیت ، حب الوطنی بھائی چارگی اور قومی یکجہتی کا پیغام پہنچایا ۔آپ کی مجلس میں اکثر ہندو اور مسلمان یکساں طور پر حاضر ہوا کرتے تھے ۔آپ ان کے مسائل بڑی خوش اسلوبی سے حل کر دیا کرتے تھے ۔

اڈیشا کا ایک مشہور قصبہ سونگڑہ ہے جو صدیوں سے علم وادب کا مرکز رہا ہے ۔حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب اسی سرزمین کے محلّہ رسول پور میں ۱۹۱۴ء میں پیدا ہویے ۔آپ کے والد کا نام سید عبدالکریم تھا ۔آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ سونگڑہ میں ہوئی ۔یہ مدرسہ عالم دین حضرت مولانا سید محمد عمر صاحبؒ کا قائم کردہ تھا ۔اسی مدرسے میں آپ نے فارسی اور عربی کی بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے استاد حضرت مولانا محمد عمر صاحب کے مشورے پر جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد روانہ ہوگیے ۔وہاں آپ نے چند برسوں تک تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا ۔وہاں سے ۱۹۳۴ میں صوبہ اڈیشا کے اولین فرزند کی حیثیت سے امتیازی نمبروں سے فضیلت کی سند حاصل کی ۔

مولانا سید محمد اسمٰعیلؒ کا قد میانہ اور رنگ سانولا تھا ۔سفید کھدڑ کے لباس میں ملبوس ، نہایت خوش اخلاق اور سادگی پسند نظر آتے تھے ۔شیخ الاسلام اسیرِ مالٹا اور مجاہد آزادی مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید ہونے کے طفیل آپ کے اندر قومی اور ملی جذبہ ، صاف گوئی ، حاضر جوابی کی صفتیں پیدا ہوگئی تھیں ۔آپ بین الاقوامی شہرت یافتہ جید عالم دین ، صاحب طرز انشاپرداز ، مناظر اسلام اور قوم وملت کے سچے خادم تھے ۔

مولانا کی ذات میں غرور وتکبر ، ریا کاری ، شہرت خواہی یا نام ونمود کا ذرا سا بھی شائبہ موجود نہیں تھا ۔آپ کی تقریریں دل پذیر اور موثر ہوا کرتی تھیں ۔اڑیا ، اردو ، عربی اور فارسی پر مولانا کو مکمل دسترس حاصل تھا ۔اپنی تقریروں میں موقع بہ موقع فارسی ، عربی اور اردو کے اشعار اور اڑیا محاوروں کا بکثرت استعمال کیا کرتے تھے ۔مولانا کو فنِ عملیات پر بھی عبور تھا ۔اس علم کے ذریعہ مولانا پریشاں حال لوگوں کی بھی اکثر خدمت کیا کرتے تھے ۔اسی لیے مولانا کو اڈیشا کے لوگ آج بھی ''شیر اڈیشا'' کے لقب سے یاد کیا کرتے ہیں ۔

مولانا سید محمد اسمٰعیل صرف ایک عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ انہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں طور پر حصہ لیا ۔آپ امیر شریعت اڈیشا (اول) تھے اکثر وبیشتر لوگوں کی شادی اور زمین جائداد میں وراثت کے قضیے پر فیصلہ صادر کیا کرتے اور فتویٰ بھی دیا کرتے تھے ۔اسی طرح قوم وملت کے بڑے بڑے مقدمے عدالت کے بجایے آپ کے دفتر امارت شرعیہ سونگڑہ میں بآسانی فیصلے ہو جایا کرتے تھے ۔دارلعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن ، اڈیشا وقف بورڈ کے رکن ، اڈیشا اردو اکادمی کے بانی رکن اور صدر جمعیۃ علما اڈیشا کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے علاوہ مولانا کئی کتاب چوں اور رسالوں کے مصنف ومؤلف بھی تھے ۔

جہاں تک حضرت مولاناؒ کی عملی زندگی کا تعلق ہے اس سلسلے میں خاص بات تو یہ ہے کہ آپ نے ۱۹۳۴ء میں راونشا کالجیئیٹ اسکول (کٹک) سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا بعد ازاں آپ ۱۹۳۶ء میں کوراپوٹ بوئیز ہائی اسکول (جے پور) میں باقاعدہ اردو اور فارسی کے استاد کی حیثیت سے درس دینے لگے اور ۱۴ر سالوں تک سرکاری ملازمت سے وابستہ رہے۔ مگر مولانا کی طبیعت نے سرکاری ملازمت کی قید کو زیادہ دنوں تک قبول نہیں کیا۔ ایک جید عالم دین ہونے کے ناتے مولانا وقت کی نزاکت کے پیش نظر ملازمت کو خیر باد کہا۔ اس کے بعد دینی خدمات کا بیڑا اٹھایا اور اپنی پوری زندگی کو مذہب وملت کے لیے وقف کر دیا۔

آپ کی قناعت پسندی کا یہ عالم تھا کہ معقول تنخواہ اور پنشن والی ملازمت سے مستعفی ہو کر ۳۰ر جون ۱۹۴۹ء کو مولانا نے مدرسہ مرکز العلوم سونگڑہ (جس کی بنیا انجمن تبلیغ اسلام اڈیشا، سونگڑہ نے ڈالی تھی) میں مستقل طور پر دینی، تبلیغی اور تعلیمی خدمات کا سلسلہ قائم کیا۔ جہاں آج بھی ہزاروں طلبا علم وعرفان سے سیراب ہو رہے ہیں۔

اسی جگہ مولانا قرآن کریم اور اس کی تفسیر کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ اس مبارک مجلس میں آس پاس کے سیکڑوں افراد یکجا ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا کی ذات ایک متبرک اور اپنے آپ میں ایک انجمن تھی۔ آپ کی علمی اور تنظیمی صلاحیت بے مثال تھی۔ مولانا ۱۹۳۷ء سے لے کر ۲۰۰۵ء تک جمیعۃ علما اڈیشا کے ناظم وصدر کی حیثیت سے وابستہ رہے آج ہزاروں افراد ریاست اڈیشا کے مختلف اضلاع میں اس تنظیم کے اراکین ہیں اور قوم وملت کی خدمات بخوبی انجام دے رہے ہیں۔

مولاناؒ کی کوشش اور دینی خدمات کا یہ نتیجہ ہے کہ آج پوری ریاست اڈیشا میں دینی مدرسوں اور مکتبوں کی ایک بڑی تعداد دینی تعلیم کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ ان ہی مدرسوں اور مکتبوں کی بدولت آج اڈیشا میں عالموں، واعظموں، مساجد کے اماموں، حافظوں اور دینی مدرسوں کے استادوں کی اچھی خاصی تعداد برسرِ عمل نظر آتی ہے۔ حضرت مولاناؒ نے دعوت وتبلیغ کی نسبت سے نہ صرف اڈیشا بلکہ ہندوستان کے مختلف مقامات کے علاوہ افریقہ، لندن، سعودی عرب وغیرہ ممالک کا کئی مرتبہ دورہ کیا اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیرونی ملکوں میں بھی اسلام کا پرچم بلند کیا۔ بہر حال مولانا کی شخصیت مجموعۂ کمالات سے عبارت ہے۔ آپ نے سات (۷) بار حج کیا تھا۔ ہندوستان کے گوشے گوشے میں اس بڑی شخصیت کو مولانا سید محمد اسمٰعیل کٹکی کے نام سے جانا اور یاد کیا جاتا ہے۔ مولانا کی وفات ۱۱ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰ر فروری ۲۰۰۵ء کو ہوئی اور آپ کے جسدِ خاکی کو جامعہ مرکز العلوم سونگڑہ سے متصل جامع مسجد کے احاطے میں سپرد خاک کیا گیا۔ مولانا کا تیار کردہ دینی وملی کارواں تو ہمیشہ رواں دواں رہے گا لیکن صد افسوس کہ ہائے وہ میرِ کارواں نہ رہا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

سوالات

۱۔مولانا سید محمد اسمٰعیل کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
۲۔مولانا کن صفتوں کے مالک تھے؟
۳۔مولانا کو کن کن زبانوں پر دسترس حاصل تھا؟
۴۔مولانا اپنی حیات میں کن کن عہدوں پر فائز رہے؟
۵۔مولانا نے سرکاری ملازمت کو کیوں خیر باد کہا؟
۶۔مولانا نے کن بیرونی ملکوں کا دورہ کیا؟
۷۔مولانا کا انتقال کب ہوا اور آپ کو کہاں سپردِ خاک کیا گیا؟
۸۔اڑیسہ کے لوگ مولانا کو کس لقب سے یاد کرتے ہیں؟

مشق

۱۔لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
قائم کردہ	قائم کیا ہوا	قد	جسم کی لمبائی
فرزند	لڑکا۔بیٹا	جیّد	زبردست۔خالص
انشاپرداز	مضمون نگار،ادیب	نام ونمود	شہرت
دسترس	رسائی۔پہنچ	مصنف	کتاب لکھنے والا
صلاحیت	قابلیت	وراثت	میراث،ترکہ
شائبہ	شبہ۔شک	افراد	فرد کی جمع۔بہت سارے لوگ
شعبے	شاخ،حصے	نمایاں	ظاہر۔عیاں
قناعت	تھوڑی چیز پر خوش رہنا	خاک	مٹی
کارواں	قافلہ	رواں دواں	جاری
اسیر	قیدی	میر	سردار

۲۔خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(الف) مولانا اسمٰعیل صاحب کے والد کا نام ....تھا۔

(ب) مولانا دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے ....تھے۔

(ج) آپ نے ۱۹۳۴ء میں ....اسکول سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔

(د) مولانا.........سے.............تک جمیعتہ علماء اڈیشا کے ناظم وصدر کی حیثیت سے وابستہ رہے۔

۳۔ نیچے دیے گیے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

خوش اخلاق۔ ریاکاری۔ دسترس۔ مصنف۔ ملازمت۔ دانشور۔

۴۔ نیچے دیے گیے الفاظ میں جو واحد ہیں ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کی واحد لکھیے۔

خدمات۔ علم۔ اشعار۔ تعلیم۔ ضلع۔ پرچم۔ اراکین

★★★